لوکل ریڈیو RTV Nunspeet کی جرنلسٹ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو

لوکل ریڈیو RTV Nunspeet کی نیوز انچارج اپنے کیمرہ مین اور جرنلسٹ Bernadeth کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ یہ انٹرویو یہاں بیت النور سے براہ راست RTV ریڈیو پر نشر ہونا تھا۔

❁......جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ حضور کس لئے ہالینڈ آئے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں ہالینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں فارن افیئرز کمیٹی (Foreign Affairs Committee) نے دعوت دی تھی کہ میں یہاں پارلیمنٹ میں آؤں اور یہاں ڈسکشن ہو اور ان سے ایڈریس بھی کروں۔ ایک تو یہ وجہ ہے آنے کی۔ پھر المیرے (Almeere) کی مسجد کے سنگ بنیاد کا پروگرام بھی ہے۔ یہ پروگرام اگلے روز ہے۔ اس کے علاوہ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملنے کا پروگرام ہے۔ ان سے مل کر ان کے حالات دیکھتا ہوں۔ ان کے مسائل کا علم ہوتا ہے اور مختلف امور میں ان کی رہنمائی کرتا ہوں۔

❁......نن سپیٹ میں قیام کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں یہاں ایک ہفتہ ٹھہروں گا۔ یہ بہت خوبصورت علاقہ ہے اور مجھے یہ جگہ پسند ہے۔ مَیں جب بھی یہاں آتا ہوں۔ یہاں کے قیام سے محظوظ ہوتا ہوں۔

❁...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا قیام لندن میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ 1984ء میں اُس وقت کے پاکستان کے ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بڑے سخت قوانین بنائے۔ ہمیں السلام علیکم کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ نماز پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ کوئی اسلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتا تھا۔ تبلیغ نہیں کر سکتے تھے۔ کوئی بھی ایسا طریق جس سے اسلامی عقائد کا اظہار ہوتا ہو وہ ہم نہیں کر سکتے تھے۔ تو خلیفۃ المسیح ان شرائط کے ساتھ وہاں نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لئے مجھ سے پہلے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان سے لندن شفٹ ہونا پڑا۔ 1984ء سے وہیں رہے اور اُس وقت سے ہی لندن میں ہیڈکوارٹر ہے۔ 2003ء میں ان کی وفات ہوئی۔ چونکہ پاکستان میں حالات اسی طرح بدستور قائم تھے اس لئے جب پانچویں خلافت کا انتخاب ہوا تو وہ مسجد فضل لندن میں ہوا اور وہاں مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا۔ چنانچہ اُس وقت سے مَیں لندن میں مقیم ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ایک نبی کی وفات کے بعد اُس کے جاری کاموں کو آگے بڑھانے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلافت کا نظام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے ایک ریفارمر کو مبعوث فرمائے گا اور وہ مسیحؑ اور مہدیؑ ہوگا۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس آنے والے مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور جس مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آنا تھا وہ آچکا ہے اور ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسیح اور مہدیؑ کی آمد کے بارہ میں جو بہت سے نشانات بیان فرمائے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ کی مخصوص تاریخوں میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے کا نشان تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ مہدیؑ کی بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی تیرہ رمضان کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو نشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ تمام مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ جب امام مہدیؑ مبعوث ہوں گے تو آپؑ کی صداقت کے لئے یہ نشان پورے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصّہ میں اور اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصّہ میں ان مخصوص تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور رمضان کے مہینہ میں ان معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ اس پیشگوئی کے علاوہ اور بھی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ لیکن اس کے باوجود دوسرے مسلمانوں نے آپ کو قبول نہیں کیا۔ ہم نے اس آنے والے مسیح و مہدی علیہ السلام کو قبول کیا۔

1974ء میں پاکستان میں بھٹو کی حکومت میں سب جماعتوں نے مل کر ہمیں غیر مسلم قرار دیا۔ اس کے بعد 1984ء میں ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس بنایا اور بڑے سخت قوانین بنائے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، اپنے بچوں کے اسلامی نام نہیں رکھ سکتے، مسلمانوں کی طرح عبادت نہیں کر سکتے، تبلیغ نہیں کر سکتے اور کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے ہمارے مسلمان ہونے کا اظہار ہوتا ہو۔

جب یہ پابندیاں لگیں تب مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی۔ خلیفۃ المسیح کے جو یہ فرائض ہیں کہ وہ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پھیلائے اور اشاعت اسلام کا فریضہ ادا ہو پاکستان میں رہ کر یہ ذمّہ داری ادا نہیں ہو سکتی تھی اس لئے یہ ملک چھوڑنا پڑا۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور لوگ اسلام کی اصل تعلیمات کو بھلا دیں گے۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح موعود اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا اور آنے والا مسیح پھر سے لوگوں کو حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور وہ غلط عقائد جو دین کی دُوری کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو چکے ہیں ان کی اصلاح فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پھیلائی اور بگڑے ہوئے عقائد کی اصلاح کی۔ ہم نے آپؑ کو قبول کیا اور آج ہم ہیں جو اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور ساری دنیا میں اس تعلیم کو پھیلا رہے ہیں اور اس تعلیم کو پھیلانے کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت کے کام بھی کر رہے ہیں۔ ہم نے غریب ممالک میں سکول، ہسپتال کھولے ہیں اور خدمت خلق کے دوسرے بہت سے پراجیکٹ بھی جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ان سب کاموں کے علاوہ میری اور بھی بہت سی ذمّہ داریاں ہیں۔ ہزاروں لوگ روزانہ مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں اور بہت سے اپنے مسائل کا حل چاہتے ہیں چنانچہ میں ان کی رہنمائی کرتا ہوں۔ بہت سے طلباء اپنی تعلیم کے لئے رہنمائی چاہتے ہیں کہ اپنے لئے کونسا مضمون منتخب کریں، کونسا فیلڈ اختیار کریں تو ان کو گائیڈ کرتا ہوں۔ پھر بعض طلباء تعلیمی مدد کی درخواست کرتے ہیں ان کی فیس ہم ادا کرتے ہیں۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ اسلام کا پیغام پہنچانے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ لیکن ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم نے ہر صورت میں، ہر مشکل کا مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کا پیغام پہنچانا ہے اور رکنا نہیں ہے۔ جو اچھی بات ہے لوگ اس کو سنیں گے اور قبول کریں گے۔ سچائی کا اثر ہوتا ہے۔ بعض لوگ پیغام سنتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ صحیح پیغام ہے لیکن اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے قبول نہیں کرتے۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا اپنا کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہی ہے۔ ایک ہی نبی ہے۔ ایک ہی قرآن ہے۔ ہمارا کوئی نیا اسلام نہیں ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کے مطابق جو سب سے اعلیٰ جہاد ہے وہ اپنے نفوس میں تبدیلی کا جہاد ہے۔ اپنے نفوس کو پاک کرنا ہے اور پھر اسلام کی حقیقی اور سچّی تعلیم اور محبت اور امن کا پیغام پھیلانا ہے۔ باقی جو تلوار کا جہاد ہے تو یہ آخری درجہ کا جہاد ہے اور اس کے لئے بھی بہت سی شرائط ہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ پہلے آپ کے خلاف تلوار اٹھائی جائے اور آپ پر جنگ ٹھونسی جائے تو تب اپنا دفاع کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم مکّہ میں دس سال رہے اور اپنا کوئی دفاع نہ کیا۔ پھر آپؐ نے مدینہ ہجرت کی۔ تو جب مکّہ سے مخالف فوجوں نے مدینہ پر حملہ کیا تو تب آپؐ کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ اور دفاع کی اجازت دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ: ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے، قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

مسلمانوں کو اب اگر اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی گرا دی جاتیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے دفاع کی جو اجازت دی وہ اس لئے دی تا کہ سب مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کی حفاظت ہو۔ پس اس اجازت میں یہ حکم تھا کہ اگر اپنے مذہب کو بچانا ہے اور مذہبی آزادی کو اور مذہبی عبادتگاہوں کو بچانا ہے تو پھر اپنا دفاع کرو۔ اور اگر تم اپنا دفاع کرو گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم تمام مذاہب کا دفاع کرو گے۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اسلام دہشتگردی کا مذہب نہیں ہے۔ یہ اسلام پر الزام ہے۔ چند گروہ انتہا پسند ہیں جنہوں نے اپنی حرکتوں سے اسلام کا نام بدنام کیا ہوا ہے۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے کہ صرف لوگوں کو مارا جائے اور قتل کیا جائے۔ ہم مسلسل دنیا میں اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم اور امن و سلامتی کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور رواداری اور بھائی چارہ کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ احمدی خاندانوں سے ملتے ہیں تو کیا اُن کو آپ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل میں ایک Two way Love ہے۔ ایک احمدی جب اپنے کسی پیارے سے ملتا ہے تو بہت خوشی محسوس کرتا ہے اور خلیفۂ وقت بھی جب اپنے پیاروں سے ملتا ہے تو خوشی محسوس کرتا ہے۔

❁......سیرین ریفیوجی کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: شام سے جو ریفیوجی

یورپین ممالک میں آرہے ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ جو بھی اپنے
حقوق سے محروم کیا گیا ہے اس کی مدد کی جائے تا کہ وہ اپنی
زندگی گزار سکے۔خواہ لوکل حکومتیں ہوں، دوسرے ادارے
ہوں یا مرکزی حکومت ہو۔ضرورتمندوں کی مدد کرنی
چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مسئلہ کا اصل حل یہ ہے کہ
ان ممالک میں لڑائی ختم کرواؤ اور ان ملکوں میں امن ہو تو
پھر یہ مہاجرین واپس اپنے ملکوں میں جائیں اور وہاں ان کو
رہنے میں اور ان کو اسٹیبلش کرنے میں ان کی مدد کی
جائے۔

گیارہ بج کر تیس منٹ پر یہ انٹرویو ختم ہوا۔آخر پر
انٹرویو لینے والی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

یہ انٹرویو جہاں ریڈیو RTV Nunspeet سے
Live نشر ہو رہا تھا وہاں KPN کے ذریعہ سارے ہالینڈ
میں اور Webstream کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر
ہو رہا تھا۔برطانیہ اور پاکستان سے بعض لوگوں کے پیغامات
آئے کہ انہوں نے یہ انٹرویو Live سنا ہے۔